سوال

(95) قصداً دوسری جماعت کرانے کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے مولوی صاحب کہتے ہیں جو آدمی پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھے وہ کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے جماعت سے رہ جائے تو وہ آدمی دوسری جماعت کرواسکتا ہے ورنہ دوسری جماعت ہر لیٹ آنے والا نہیں کرواسکتا کیا یہ درست ہے؟ حوالہ مانگیں تو کہتے ہیں کہ کسی عالم سے پوچھواس کی وضاحت فرمادیں کہ دوسری جماعت کے لیے کیا حکم ہے؟ (ظفر اقبال شکر گڑھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر جماعت سے رہ جائے تو دوسری جماعت کرانا جائز ہے لیکن خواہ مخواہ شر وفساد اور فتنے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر صحیح العقیدہ امام اور انتظامیہ کے ساتھ دشمنی ہے تو ان لوگوں کا مسجدوں میں دوسری جماعت کرانا صحیح نہیں ہے بلکہ ان پر لازم ہے کہ فوراً صلح وصفائی کریں۔ (شہادت اگست 2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ259

محدث فتویٰ